کان ناک، ہونٹ وغیرہ میں بالیاں پہننے اور وضو و غسل کا حکم

ریفرنس نمبر:Sar 7298 تاریخ:24-05-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عورت اور مرد کا کان، ناک میں سوراخ نکلوانا شرعا جائز ہے یا نہیں؟ اور آج کل خصوصاً مغربی ممالک میں بطورِ فیشن لڑکے اور لڑکیاں زبان، ہونٹ، چھاتی، ابرو وغیرہ اعضاء میں سوراخ نکلوا کر بالیاں پہنتے ہیں، تو کیا ان کا یہ عمل شریعت کی نظر میں درست ہے یا نہیں؟ اور وضو و فرض غسل کی صورت میں ان سوراخوں میں پانی پہنچانا ضروری ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورت کا ناک اور کان میں سوراخ نکلوانا اور اس میں بالی پہننا شرعا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں عورتیں کان چھدواتی (یعنی سوراخ نکلواتی) تھیں، لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں کبھی منع نہ فرمایا اور بہت سے علاقوں بلکہ ملکوں میں عورتیں کان کے ساتھ زینت کے لیے ناک بھی چھدواتی ہیں اور اسلام نے عورتوں کو شرعی حدود و قیود میں رہتے ہوئے زینت اختیار کرنے کی اجازت دی ہے۔ علمائے امت نے اسے جائز قرار دیا ہے، جبکہ مرد کا کان اور ناک میں سوراخ نکلوانا اور اس میں بالی پہننا دونوں عمل شرعا ناجائز و گناہ ہیں، کیونکہ مَردوں کے ناک اور کان چھدوانے (سوراخ نکلوانے) میں عورتوں کے ساتھ مشابہت ہے اور اللہ تعالیٰ نے عورتوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مَردوں پر لعنت بھیجی ہے۔

اور عورت کا ناک اور کان کے علاوہ اور مرد کا مطلقا جسم کے کسی بھی حصے مثلاً ابرو، ہونٹ، زبان وغیرہ پر زیور پہننے کے لیے سوراخ نکلوانا شرعاناجائز، حرام و گناہ ہے، کیونکہ یہ بلا اجازتِ شرعی اللہ عزوجل کی تخلیق کو تبدیل کرنا ہے اور اللہ عزوجل کی تخلیق کو تبدیل کرنا، ناجائز، حرام، اغوائے شیطان و موجبِ لعنت ہے۔

نیز یہ کہ ہونٹ، زبان، ابرو، ناف وغیرہ میں سوراخ نکلوا کر بالیاں ڈالنا زیادہ تر مغربی ممالک میں کفار و فساق مردوں اور عورتوں کا طریقہ ہے، عزت دار مسلمانوں میں ہر گز رائج نہیں ہے اور اسلام نے کفار و فساق کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے، لہذا مسلمان مرد و عورت کو ہونٹ، زبان، ابرو، ناف وغیرہ میں سوراخ نکالنا اور ان میں بالی ڈالنا مکروہ و ممنوع ہے۔

وضو و غسل کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر کسی نے سوراخ نکال ہی لیا ہے، تو اب وضو اور غسلِ فرض میں جن اعضاء کو دھونا فرض ہے، ان میں نکالے گئے سوراخوں میں پانی بہانا بھی فرض ہے، اگر اوپر سے پانی بہانے میں خود بخود سوراخوں کے اندر تک پہنچ جائے تو کافی ہے، ورنہ انگلی سے حرکت دے کر پانی پہنچانا ضروری ہے اور اگر سوراخ بند ہو جائیں، تو معاف ہے یعنی ان میں پانی

بہانا فرض نہیں۔

عورتوں کے کان چھدوانے کے ثبوت کے بارے میں صحیح بخاری میں ہے:"عن ابن عباس، رضي اللہ عنهما أن النبي صلى اللہ عليه وسلم صلى يوم العيد ركعتين، لم يصل قبلها ولا بعدها، ثم أتى النساء ومعه بلال، فأمرهن بالصدقة، فجعلت المرأة تلقي قرطها"ترجمہ:حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عید کے روز دو رکعتیں پڑھیں، اس سے پہلے یا بعد کبھی نہیں پڑھی، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، آپ نے ان عورتوں کو صدقہ کرنے کا حکم دیا، تو عورت اپنے کان سے بالیاں نکال کر (حضرت بلال کے کپڑے) میں ڈالتی تھی۔

(صحیح البخاري، کتاب اللباس، باب القرط للنساء، ج07، ص158، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

مذکورہ بالا حدیث کے تحت فتح الباری میں ہے:"واستدل به على جواز ثقب أذن المرأة لتجعل فيها القرط وغيره مما يجوز لهن التزين به"ترجمہ:اور اس روایت سے عورت کے کان میں سوراخ نکالنے کے جواز پر استدلال کیا گیا ہے تاکہ وہ ان میں بالیاں اور اس کے علاوہ وہ چیزیں ڈال سکے جو ان کے لیے بطورِ زینت جائز ہے۔

(فتح الباري لابن حجر، ج10، ص221، مطبوعہ دار المعرفہ، بیروت)

فتاوی خانیہ میں ہے:"ولا بأس بثقب أذن الطفل لأنهم كانوا يفعلون ذلك في الجاهلية ولم ينكر عليهم رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم"ترجمہ:بچی کے کان میں سوراخ نکالنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ لوگ زمانہ جاہلیت میں یہ عمل کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع نہ فرمایا۔ **(فتاوی قاضی خان، ج03، ص251، مطبوعہ بیروت)**

بحر الرائق اور تبیین الحقائق میں ہے:"وكذا يجوز ثقب أذن البنات الأطفال لأن فيه منفعة الزينة، وكان يفعل ذلك في زمنه عليه الصلاة والسلام إلى يومنا هذا من غير نكير"ترجمہ:اور ایسے ہی چھوٹی بچیوں کے کانوں میں سوراخ نکالنا جائز ہے، کیونکہ اس میں زینت کا فائدہ حاصل ہوتا ہے اور یہ عمل نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے سے لے کر آج تک بغیر کسی انکار کے جاری و ساری ہے۔

(بحر الرائق، ج08، ص554، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)(تبیین الحقائق، ج06، ص227، مطبوعہ بیروت)

الاختیار لتعلیل المختار میں ہے:"ولا بأس بثقب اذن البنات الاطفال لانه ايلام لمنفعة الزينة وايصال الالم الى الحيوان لمصلحة تعود اليه جائز كالختان"ترجمہ:بچیوں کے کانوں میں سوراخ کرنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ یہ زینت کی منفعت کے لیے تکلیف دینا ہے اور جاندار کو کسی ایسی مصلحت کی وجہ سے تکلیف دینا کہ جو مصلحت اس کی طرف لوٹتی ہو، جائز ہے، جیسے ختنہ کرانا۔ **(الاختیار لتعلیل المختار، کتاب الکراھیۃ، ج04، ص167، دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

ناک میں سوراخ نکالنے کے جواز کے بارے میں ردالمحتار میں ہے:" لا بأس بثقب أذن الطفل من البنات وزاد في الحاوي القدسي: ولا يجوز ثقب آذان البنين....... قلت: إن كان مما يتزين النساء به كما هو في بعض البلاد فهو فيها كثقب القرط وقد نص الشافعية على جوازه "ترجمہ: بچیوں کے کان میں سوراخ کرنے میں حرج نہیں اور حاوی قدسی میں یہ زیادہ کیا کہ لڑکوں کے کانوں میں سوراخ نکالنا جائز نہیں۔ میں (علامہ شامی علیہ الرحمۃ) کہتا ہوں: اگر ناک میں سوراخ نکالنا عورتیں بطورِ زینت کرتی ہیں جیسا کہ بعض شہروں میں رائج ہے، تو وہ کان میں سوراخ نکالنے کی طرح جائز ہے اور اس کے جائز ہونے پر شوافع نے صراحت بیان فرمائی ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، ج06، ص420، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے:"لڑکیوں کے کان ناک چھیدنا جائز ہے اور بعض لوگ لڑکوں کے بھی کان چھدواتے ہیں اور دُریا (بالی) پہناتے ہیں، یہ ناجائز ہے یعنی کان چھدوانا بھی ناجائز اور اسے زیور پہنانا بھی ناجائز۔"

(بہار شریعت، ج03، ص596، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مَردوں کا عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے کے حرام ہونے کے بارے میں صحیح بخاری، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سننِ ابن ماجہ اور مسند احمد میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے:"قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم: لعن اللہ المتشبھین من الرجال بالنساء والمتشبھات من النساء بالرجال "ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ان مردوں پر جو عورتوں سے مشابہت کریں اور ان عورتوں پر جو مردوں سے مشابہت کریں۔

(صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبھون بالنساء، والمتشبھات بالرجال، ج7، ص159، دارطوق النجاۃ، مصر)

حدیقہ ندیہ میں ہے:" الحكمة فى تحريم تشبه الرجل بالمرأة وتشبه المرأة بالرجل انهما مغيرات لخلق الله "ترجمہ: مرد و عورت کا باہم تشبہ حرام ہونے کی حکمت یہ ہے کہ وہ دونوں اس میں خدا کی بنائی چیز بدلتے ہیں۔

(الحدیقۃ الندیہ، ج02، ص558، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ)

اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی چیز کو بدلنے کی ممانعت کے بارے میں قرآن میں ہے ﴿وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّیَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ﴾ ترجمہ کنز الایمان:"(شیطان بولا) قسم ہے میں ضرور بہکادوں گا اور ضرور انہیں آرزوئیں دلاؤں گا اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ چوپایوں کے کان چیریں اور ضرور انہیں کہوں گا کہ وہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں۔

(پارہ 5 سورۃ النساء، آیت 119)

مذکورہ بالا آیت کے تحت شیخ القرآن مفتی محمد قاسم عطاری سلمہ الباری لکھتے ہیں:"شیطان نے ایک بات یہ کہی کہ وہ لوگوں کو حکم دے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزیں ضرور بدلیں گے۔ یاد رہے کہ اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں خلافِ شرع تبدیلیاں حرام ہیں۔" (تفسیر صراط الجنان، ج02، ص312، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

کتبِ صحاح یعنی بخاری، مسلم، ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے روایت ہے: واللفظ للبخاری "لعن اللہ الواشمات والمستوشمات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغیرات خلق اللہ" ترجمہ: اللہ نے لعنت کی بدن گودنے والیوں اور گودوانے والیوں اور منہ کے بال نوچنے والیوں اور خوبصورتی کے لیے دانتوں میں کھڑکیاں بنانے والیوں پر (کیونکہ یہ سب) اللہ کی بنائی ہوئی چیز بگاڑنے والیاں ہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب المتفلجات للحسن، ج02، ص878، مطبوعہ، کراچی)

مذکورہ بالا حدیث میں بدن گودنے و گودوانے والیوں پر لعنت کا ذکر ہوا، بدن گودنا یہ ہے کہ جسم کے مختلف اعضاء میں سوئی وغیرہ کے ذریعے سوراخ کیے جائیں، پھر جب خون نکلنا شروع ہو جائے، تو ان میں سرمہ یا نیل وغیرہ ڈال دیا جائے، مذکورہ بالا حدیث میں اللہ عزوجل نے بدن گودنے اور گودوانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی، کیونکہ یہ اللہ کی بنائی ہوئی چیز میں تغیر کرنا ہے اور مرد یا عورت کا ابرو، ہونٹ اور زبان میں سوراخ کر کے ان میں زیور ڈالنا بھی اس لعنت کی وعید میں داخل ہے، کیونکہ یہ بھی اللہ عزوجل کی بنائی ہوئی چیز میں تغیر کرنا ہے، جیسا کہ علامہ بدرالدین عینی علیہ رحمۃ اللہ الغنی لکھتے ہیں: "ھو غرز إبرة أو مسلة ونحوھما فی ظھر الکف أو المعصم أو الشفة وغیر ذلک من بدن المرأة حتی یسیل منه الدم ثم یحشی ذلک الموضع بکحل أو نورة أو نیلة.....لقدلعن الشارع من صنعت ذلک من النساء لأن فیه تغییر الخلقة الأصلیة" ترجمہ: وشم یہ ہے کہ سوئی یا سُوا وغیرہ کے ذریعے ہاتھوں کی پشت، کلائی، ہونٹ یا اس کے علاوہ عورت کے جسم میں سوراخ کیے جائیں، پھر جب خون بہنا شروع ہو، تو اس جگہ سرمہ، نورہ یا نیل بھر دیا جائے، عورتوں میں سے جس نے یہ کیا شارع نے اس پر لعنت کی، کیونکہ اس میں خلقت اصلیہ کو بدلنا ہے۔

(عمدۃ القاری، کتاب اللباس، باب المتفلجات للحسن، ج22، ص97، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

علامہ ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الوالی لکھتے ہیں: "(المغیرات) صفة للمذکورات جمیعاومفعوله (خلق اللہ) والجملة کالتعلیل لوجوب اللعن" ترجمہ: (اللہ کی تخلیق کو بدلنے والیاں ہیں) یہ پیچھے سب ذکر کی جانے والیوں کی صفت ہے اور اس کا مفعول (خلق اللہ) ہے اور جملہ لعنت کے واجب ہونے کی علت بیان کرنے کی طرح ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس، باب الترجل، ج08، ص281، مطبوعہ کوئٹہ)

کسی قوم سے مشابہت اختیار کرنے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من تشبه بقوم فھو منھم" ترجمہ: جو شخص جس قوم سے مشابہت کرے، تو وہ انہی میں سے ہے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، ج02، ص203، مطبوعہ لاھور)

کفار یا فساق و فجار سے مشابہت کے ممنوع ہونے کے بارے میں فتاوی رضویہ میں ہے: "یہ لحاظ رکھنا چاہئے کہ عورتوں یا بد وضع آوارہ فاسقوں کی مشابہت نہ پیدا ہو، مثلاً مرد کو چولی دامن میں گوٹا پٹھا ٹانکنا مکروہ ہوگا، اگرچہ چار انگل سے زیادہ نہ ہو کہ وضع خاص فساق بلکہ زنانوں کی ہے۔ علماء فرماتے ہیں اگر کوئی شخص فاسقانہ وضع کے کپڑے یا جوتے سلوائے (جیسے ہمارے زمانے میں نیچری وردی) تو درزی اور موچی کو ان کا سینا مکروہ ہے کہ یہ معصیت پر اعانت ہے، اس سے ثابت ہوا کہ فاسقانہ تراش کے کپڑے یا جوتے پہننا گناہ

ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج22، ص137، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

اسی میں ہے: "دربارۂ لباس اصل کلی یہ ہے کہ جو لباس جس جگہ کفار یا مبتدعین یا فساق کی وضع ہے اپنے اختصاص وشعاریت کے مقدار پر مکروہ یا حرام یا بعض صور میں کفر تک ہے۔ حدیقہ ندیہ میں ہے: "لبس زی الافرنج کفر علی الصحیح "افرنگیوں کا لباس صحیح قول کی بنا پر کفر ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ184، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے: "یہ حدیث ایک اصل کلی ہے۔ لباس و عادات و اطوار میں کن لوگوں سے مشابہت کرنی چاہیے اور کن سے نہیں کرنی چاہیے۔ کفار و فساق و فجار سے مشابہت بُری ہے اور اہل صلاح و تقویٰ کی مشابہت اچھی ہے، پھر اس تشبہ کے بھی درجات ہیں اور انہیں کے اعتبار سے احکام بھی مختلف ہیں۔ کفار و فساق سے تشبہ کا ادنیٰ مرتبہ کراہت ہے، مسلمان اپنے کو ان لوگوں سے ممتاز رکھے کہ پہچانا جاسکے اور غیر مسلم کا شبہ اس پر نہ ہو سکے۔ (بہار شریعت، ج03، ص407، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

سوراخ میں پانی بہانے کے بارے میں محیط برہانی میں ہے: "وسئل نجم الدين النسفي رحمه الله عن امرأة تغتسل من الجنابة هل تتكلف لإيصال الماء إلى ثقب القرط، قال: إن كان القرط فيه وتعلم أنه لا يصل الماء إليه من غير تحريك فلا بد من التحريك كما في الخاتم۔۔۔۔ إن انضم ذلک بعد نزع القرط وصار بحيث لا يدخل القرط فيه إلا بتكلف لا تتكلف أيضاً" ترجمہ: امام نجم الدین نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے غسلِ جنابت کرنے والی عورت کے متعلق سوال ہوا کہ کیا اُس عورت پر بالی کے سوراخ میں پانی پہنچانا لازم ہے؟ تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواب دیا: اگر سوراخ میں بالی موجود ہو اور وہ جانتی ہو کہ بغیر حرکت دیئے سوراخ تک پانی نہیں پہنچے گا، تو پانی پہنچانے کے لیے حرکت دینا لازم ہے، جیسے (تنگ) انگوٹھی کے نیچے پانی پہنچانے کے لیے حرکت دی جاتی ہے، اگر بالی اتارنے کے بعد سوراخ اس طرح مل جائے کہ بالی اس میں داخل نہ ہو سکتی ہو، مگر مشقت کے ساتھ (ہو سکتی ہو) تو عورت پر سوراخ میں پانی پہنچانا لازم نہیں۔ (محیط برھانی، کتاب الطهارة، ج01، ص80، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

شرح الوقایہ اور بحر الرائق میں ہے: واللفظ للآخر "ويجب تحريك القرط والخاتم الضيقين، ولو لم يكن قرط فدخل الماء الثقب عند مروره أجزأه كالسرة، وإلا أدخله كذا في فتح القدير ولا يتكلف في إدخال شيء سوى الماء من خشب" ترجمہ: بالی اور انگوٹھی تنگ ہو تو انہیں حرکت دینا واجب ہے اور بالی نہ ہو اور پانی خود ہی سوراخ تک پہنچ جائے تو کافی ہے، جیسے ناف میں پانی خود پہنچ جائے تو حرکت دینا لازم نہیں ہے، ورنہ پانی داخل کرے، ایسے ہی فتح القدیر میں ہے اور لکڑی وغیرہ کے ذریعے سوراخ میں پانی داخل کرنے کا پابند نہیں ہے۔

(بحر الرائق، کتاب الطهارة، ج01، ص49، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

در مختار میں ہے: "لو خاتمه ضيقا نزعه او حركه وجوبا كقرط ولو لم يكن بثقب اذنه قرط فدخل الماء فى الثقب عند مروره على اذنه اجزأه كسرة واذن دخلهما الماء والا يدخل ادخله ولو باصبعه ولا يتكلف بخشب ونحوه

والمعتبر غلبة ظنه بالوصول "ترجمہ: اگر اس کی انگوٹھی تنگ ہو تو اتار دے یا اسے لازمی طور پر حرکت دے کر پانی پہنچائے، جیسے بالی کا حکم ہے اور اگر اس کے کان کے سوراخ میں بالی نہ ہو، تو پانی کان سے گزرتے وقت سوراخ میں داخل ہو جائے تو کافی ہے، جیسے ناف اور کان میں پانی چلا جائے، تو کافی ہے اور اگر پانی نہ جائے تو پہنچائے، اگرچہ انگلی کے ذریعہ اور وہ لکڑی وغیرہ کے ذریعے تکلف میں نہ پڑے اور اعتبار پانی پہنچنے کا غالب گمان ہو جانا ہے۔" (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، ج01، ص317، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی میں ہے: "لا یجب غسل مافیه حرج کعین وثقب انضم "ترجمہ: جس عضو کو دھونے میں حرج ہو، اسے دھونا واجب نہیں جیسے آنکھ اور وہ سوراخ جو بند ہو چکا ہو۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، ج01، ص314، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "نتھ کا سوراخ اگر بند نہ ہو، تو اس میں پانی بہانا فرض ہے، اگر تنگ ہو، تو پانی ڈالنے میں نتھ کو حرکت دے ،ورنہ ضروری نہیں۔" (بہار شریعت، ج01، ص289، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اسی میں ہے: "کانوں میں بالی وغیرہ زیوروں کے سوراخ کا وہی حکم ہے جو ناک میں نتھ کے سوراخ کا حکم وُضو میں بیان ہوا۔"

(بہار شریعت، ج01، ص317، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

12شوال المکرم1442ھ24مئی2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے